احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 256 | منگل 20 جمادی الثانی-1416ھ' 14 نبوت 1374ھش' 14-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں

جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ۔ غضب۔ کینہ۔ جوش۔ ریا۔ تکبر۔ حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے۔ شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی تھی (-) اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

صاحبِ ایمان کی حاجات تقرّب الی اللہ کا باعث بن جاتی ہیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عمل درآمد ہو۔ پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ ہو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں باساء میں۔ ضراء میں۔ غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو۔ اور اللہ جلشانہ کی وفاداری میں چست ہو۔ اس کو حاجتیں پیش آتی ہیں۔ مگر وہ اس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھانے والی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دعا کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔ اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ اور اس طرح پر وہ حاجتیں مال و جان کی ہوں۔ عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دنیا کی ہوں یا دین کی اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دعا میں کرتا ہے۔ اور ایک سوز و رقت اور دلگداز طبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو باب شکر اس پر کھلتا ہے۔ اور پھر وہ سجدات شکر بجا لا کر ازدیاد نعمت کا وارث ہوتا ہے۔ جو ثمرات شکر میں ہیں۔ اور اگر کسی وقت بظاہر ناکامی ہوتی ہے۔ تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ اور رضا بالقضاء کے ثمرات لینے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حاجتیں جب کسی بدبخت انسان کو آتی ہیں۔ اور وہ مالی۔ جانی یا اور مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو یہ حاجتیں اور بھی اس کی اور مجبوری کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بے قرار مضطرب ہو کر قلق کرتا۔ اور ناامید اور مایوس ہو کر مخلوق کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ایسا بیگانہ اور ناآشنا ہوتا ہے کہ ہر قسم کے فریب و دغا سے کام لینا چاہتا ہے۔ اگر کبھی کامیاب ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ذکر اور اس کی حمد و ستائش کا موقع نہیں ملتا۔ بلکہ وہ اپنی کرتوتوں اور فریب و دغا اور چالبازیوں کی تعریف کرتا اور شیخی اور تکبر میں ترقی کرتا اور اپنی حیل و تجاویز پر عجب وہ ناز کرتا ہے۔ اگر ناکام ہوتا ہے تو رضا بالقضا کے بدلے اس کے مقادیر کو کوستا اور بری نگاہ سے دیکھتا۔ اور اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ غرض یہ حاجتیں تو سب کو ہیں اور انبیاء اولیاء و صدیقوں اور تمام منعم علیہ گروہ کے لئے بھی مقدر ہوتی ہیں۔ مگر

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خصوصی درخواست دعا

○ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ آج کل علیل ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو چکی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد ابراہیم صاحب مینیجر ماہنامہ انصار اللہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیز محمد ادریس کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بچے کا نام شاہ زیب احمد رکھا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری علی محمد صاحب چک نمبر 93/T.D.A ضلع لیہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ابن محترم مرزا فضل الرحمن صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22/23 اکتوبر 95ء کی درمیانی رات بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام آنسہ نصیر عطا فرمایا ہے۔ بچی حضرت مرزا برکت علی صاحب آف قادیان کی پڑپوتی اور مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ابن حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی والدہ محترمہ حنا نصیر صاحبہ بچی کی پیدائش کے بعد سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور نومولودہ کو صحت و سلامتی والی دراز عمر سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ مکرمہ ثمینہ صفورہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان شاکر صاحب اہلیہ مولود احمد شاہد صاحب جو کہ بوجہ دوبارہ آپریشن برین ٹیومر عادل ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مورخہ 9- نومبر بروز جمعرات ہسپتال ہی میں بقضائے الٰہی بعمر 36 سال انتقال کر گئیں۔ جنازہ ڈیفنس لاہور میں مربی سلسلہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے پڑھایا۔ ان کی میت لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بیت المبارک میں بعد از مغرب جنازہ پڑھایا اور بعد از تدفین مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14- نبوت 1374 ہش 14 - نومبر 1995ء

دعا اور جدّوجہد

دعا اور مقصد کے حصول کے لئے جدّوجُہد دونوں اپنی اپنی جگہ پر اہمیت کی حامل ہیں۔ لیکن نتیجہ اس وقت نکلتا ہے یا یوں کہئے کہ حسب منشا نتیجہ اس وقت نکلتا ہے جب ان دونوں کو اکٹھا کر دیا جائے۔ صرف دعا کرتے رہیں اور حصول مقصد کے لئے کوئی کوشش نہ کریں تو یہ درست نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ مذاق کرنے والی بات ہے۔ اور صرف جدوجہد کریں اور دعا نہ کریں تو یہ بات بھی مناسب نہیں کچھ نہ کچھ نتیجہ تو نکلے گا۔ لیکن جتنا اچھا نتیجہ نکلنا چاہئے وہ اس لئے نہیں نکلے گا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ملی ہوگی۔ اگر ہم جدوجہد کریں اور اس کے ساتھ دعا بھی کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری طاقت کو جو کچھ بھی ہے ہم اسے صرف کر ہی رہے ہیں ہم قادر وقدیر توانا خدا سے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری اس طاقت میں شامل ہو جائے گا۔ اس طاقت کو معمول سے زیادہ کردے گا اور نتیجہ کا حصول آسان ہو جائے گا۔

بعض اوقات لوگ اپنے ایمان کے اظہار کے لئے صرف دعا پر زور دیتے ہیں۔ یہ نہ ایمان کا اظہار ہے۔ نہ درست راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا یہ ہے کہ ہم ہاتھ پاؤں ہلائیں۔ جو کچھ ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے کوشش کریں اور اس کوشش کو صحیح خطوط پر چلانے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ یہ دعا نہ صرف ہمیں راہ راست پر رکھے گی۔ بلکہ ہماری قوتوں میں اضافہ کرے گی اور ہمارے مقصود کو ہم سے زیادہ قریب کردے گی۔ پس یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے وہ کرے لیکن اس کے ساتھ دعا ضرور کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے کہ وہ اسے صحیح طریق پر کوشش کی توفیق دے اور اس کی کوشش کو کامیاب کرے اور اس کامیابی کو اس کے لئے بابرکت کرے۔ یہ نکتہ بھی نہایت اہم ہے کہ کامیابی کافی نہیں کامیابی کا بابرکت ہونا نہایت ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے انسان جدوجہد کرے اور روپیہ کما لے اور اس کی اس جدوجہد کے ساتھ اس کی دعا بھی شامل ہو۔ اب وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب ہو گیا ہے لیکن اس کے بعد بھی خطرات موجود ہیں۔ حاسد اس کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ چور کی نگاہ اس پر کیسی ہے۔ یہ ساری باتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ انسان اپنے مقصد کے حصول کے متعلق یہ بھی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے اور اگر وہ دعا کرتا ہی رہے تو یقیناً نہ صرف اللہ تعالیٰ اس کی قوتوں کو بڑھا دیتا ہے' اس کو حصول مقصد میں کامیاب بنا دیتا ہے بلکہ اس کے حصول مقصد کو بابرکت بھی بنا دیتا ہے۔ اور یہی وہ اصل بات ہے جسے حقیقی کامیابی کہا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے ہر لمحہ دعا کے سہارے آگے بڑھیں ایسا ہو کہ ہم یہ محسوس کریں کہ ہم چل رہے ہیں' ہمارے ساتھ ساتھ ہمارا قادر توانا خدا بھی چل رہا ہے۔ گویا کہ ہم اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ بے شک چل تو ہم خود رہے ہیں لیکن ہم نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور اس ہاتھ کو پکڑنے کے نتیجہ میں ہم اپنے آپ کو محفوظ اور کامیاب گردانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے' ہمارے مقاصد میں ہمیں کامیاب فرمائے اور ہمارے مقاصد میں کامیابی کو بابرکت بنائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ فقرہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہئے۔

"جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا"۔ پس دعا اور جدوجہد کو ساتھ ساتھ آگے بڑھانا چاہئے۔

تعلیم کا حصول ترقی کا راز ہے
افسانہ یہ نہیں ہے حقیقت نواز ہے
ہے رشک کی یہ بات کریں خوب خوب رشک
اوروں سے آگے بڑھنے کا یہ اِک جواز ہے

ابوالاقبال

O

تقدیر سنورتی ہے مناجاتِ سحر سے
محفوظ بشر رہتا ہے ہر ایک شرر سے

اسلاف کے اوصاف تمہیں یاد ہی ہونگے
دشمن کو بھی کر لیتے تھے وہ رام نظر سے

اکراہ کی تعلیم تمہیں زیب نہیں دیتی
اللہ کا پیغام پڑھو گہری نظر سے

انجانا سا اک خوف ہے کیوں آپ کے دل میں
کترا کے گذرتے ہو مری راہگذار سے

مایوس نہیں غیر کی ہم سنگدلی سے
پتھر بھی تو پھٹ جاتے ہیں قطروں کے اثر سے

کیوں چھیننا چاہتے ہو مرے ہاتھ سے وہ شے
پیاری ہے مری جان کو جو لعل و گہر سے

تبیر احمد

O

.... کے مزار سے واپسی پر

جب بھی تیرے مزار سے لوٹا
تیری یادیں سمیٹ لایا ہوں
ذہن کے دامن دریدہ میں
تیری خوشبو لپیٹ لایا ہوں

O

زندگی کے سفر میں اب تنہا
کتنے دن اور' کتنی راتیں ہیں
میرا سرمایہ وفا تو یہی
تیری خوشبو ہے تیری یادیں ہیں

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں سے حُسنِ سلوک

زمانہ جاہلیت میں کوئی طاقتور قبیلہ کسی کمزور قبیلہ پر شب خون مارتا یا ڈاکہ ڈالتا اور ان کے افراد کو قید کر کے لے آتا تو یہ بدقسمت لوگ غلام بنائے جاتے جہاں زیادہ قیمت ملتی وہاں فروخت ہو جاتے یا اپنے پاس رکھتے ان کی آزادی سلب ہو جاتی اور یہ ہر قسم کے سماجی حق سے محروم ہوتے۔ مالک جس طرح چاہتے جیسا چاہتے ان سے سلوک کرتے۔ ان کا حامی کوئی نہ ہوتا۔ یہ نسلاً بعد نسلٍ غلام رہتے۔ بازاروں میں بکتے۔ چابکوں کی سختیاں سہتے۔ ان کی فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔ نہ کوئی دادرسی کرنے والا۔ حضور اکرم ﷺ انسانیت کا احترام قائم کرنے آئے تھے وہ مظلوموں کے حامی بن کر آئے تھے۔ آپؐ نے اس کمزور اور بے بس طبقہ کی اصلاح اور آزادی کا بیڑا اٹھایا۔

زکوٰۃ کا ایک مصرف غلاموں کی آزادی

کلام الٰہی نے امراء پر غرباء کی امداد کے لئے ایک ٹیکس مقرر کیا ہے۔ جسے زکوٰۃ کہتے ہیں یہ ایسے جمع شدہ سرمایہ کا جس پر سال گزر جائے چالیسواں حصہ ہوتا ہے یہ اصولاً غرباء اور کمزور طبقہ کے لئے ہے اس کا مصرف اسلام نے غلاموں کی آزادی بھی قرار دیا۔ گویا کہ اسلامی حکومت کے خزانہ عامرہ کا ایک مصرف غلاموں کی آزادی ہے۔ پھر اصولی طور پر اسلام نے قبائل کی اس ظالمانہ روش کو قانوناً روک دیا فرمایا۔ "کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی قبیلہ پر حملہ کر کے اس کے افراد کو غلام بنائے۔ جو شخص کسی آزاد کو بیچتا ہے اسے جنت کی ہوا تک نہیں چھوئے گی۔ کلام الٰہی کا ارشاد ہے۔ جنگ کی صورت میں جنگی قیدی بن کر آئیں تو یا تو انہیں احسان کے طور پر آزاد کر دیا جائے یا پھر انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ فدیہ کی ایک صورت یہ بھی رکھی ہے کہ اگر قیدی چاہے تو مالک سے عقد مکاتبت کرے یعنی وہ اپنے آقا سے ایک رقم مقرر کروائے اور کمانے اور کاروبار کے لئے آزاد ہو جائے پھر کما کر یہ رقم اقساط کی صورت میں ادا کر دے۔ عقد مکاتبت جنگی قیدی کا قانونی حق ہے جس سے مالک انکار نہیں کر سکتا۔ ایک موقعہ پر حضرت انسؓ کے غلام سیرینؓ نے ان کو مکاتبت کے لئے کہا لیکن حضرت انسؓ نے انکار کیا۔ سیرینؓ حضرت عمرؓ کے پاس شکایت لے کر آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے درہ ہاتھ میں لیا آپ کلام الٰہی کی وہ آیت پڑھتے جس میں مکاتبت کا حکم ہے اور کوڑا حضرت انسؓ پر پڑتا یہاں تک کہ حضرت انسؓ نے کلام الٰہی کے حکم کے سامنے گردن جھکا دی۔ اور سیرینؓ کے عقد مکاتبت پر راضی ہو گئے۔ اسلام نے غلاموں کی آزادی پر اتنا زور دیا کہ صحابہ کرامؓ نے ہزاروں ہزار غلام آزاد کئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے تیس ہزار غلام آزاد کئے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے بیس ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک ہزار غلام آزاد کئے۔

حضورؐ کا غلام سے حسن سلوک

آنحضرت ﷺ کے غلاموں سے حسن سلوک کا یہ حال تھا کہ غلام زید رضی اللہ عنہ جو آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو دیا تھا۔ حضورؐ کے حسن سلوک سے اتنا متاثر ہوا کہ جب ان کے والد اور چچا ان کو تلاش کرنے آئے اور ان کی درخواست پر حضور ﷺ نے زیدؓ کو ان کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی تو حضرت زیدؓ نے باپ پر حضورؐ کو ترجیح دی اور آپؐ کی غلامی کو ہزار آزادیوں سے بہتر سمجھا۔ کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ باپ کے پاس جانے کی بجائے انہوں نے حضرت محمد ﷺ کے پاس رہنا پسند کیا۔ اور گھر بار اور وطن کی بجائے حضورؐ کی صحبتوں کو پسند کیا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ زیدؓ کے قلب و نظر نے جو کچھ یہاں محسوس کیا اور دیکھا وہ دوسری جگہ عنقا تھا۔ زیدؓ کے اس انتخاب کے بعد ہی ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے زیدؓ کو خانہ کعبہ میں ساتھ لے جا کر اعلان کر دیا کہ آج سے زیدؓ میرا بیٹا ہے۔ اور مرض الموت میں جو الفاظ آپؐ کی زبان پر تھے وہ بھی اس مظلوم طبقہ کے متعلق تھے آپؐ بار بار فرماتے نماز کی پابندی کرنا اور غلاموں سے حسن سلوک کرنا۔ پھر اس بیماری میں پیار و محبت کا عملی اظہار بھی اس زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ سے فرمایا۔ وفات کے وقت اسامہؓ کو پاس بلایا۔ کبھی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اور کبھی آسمان کی طرف ہاتھ بلند فرماتے۔ اور پھر اس بیماری میں موتہ (شام) کی طرف بھجوانے کے لئے جو لشکر ترتیب دیا اس کا امیر بھی اسامہؓ کو بنایا۔

غلام بلالؓ سے رسول کریم ﷺ کا یہ سلوک تھا کہ حضورؐ کے گھر کا تمام انتظام و انصرام انہی کے سپرد تھا۔ سلمان فارسیؓ بھی غلام تھے۔ جن کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ سلمانؓ ہم اہل بیت میں سے ہے۔

صحابہؓ کا غلام سے حسن سلوک

آپؐ نے غلاموں سے حسن سلوک کے متعلق فرمایا جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں پہناؤ۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام جس کپڑے کی قمیص خود پہنتے اسی کپڑے کی قمیص ان کو پہناتے جس کپڑے کی دھوتی خود بناتے اسی کپڑے کی غلام کو بنا کر دیتے۔ ابوالیسرؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت علیؓ کے متعلق یہی روایت بیان کی گئی ہے کہ وہ ارشاد رسولؐ کی وجہ سے جو خود پہنتے وہی اپنے غلاموں کو پہناتے۔ مساوات اسلامی کا کس قدر شاندار مظاہرہ ہے کہ وہ مظلوم طبقہ جس کا معاشرہ میں کوئی مقام نہیں تھا اور کوئی حق نہ تھا اسے آقا اور مالک اپنے برابر لاتا ہے۔

اور اس ذہنیت کے پیدا کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا لوگو اپنے غلاموں کو مت کہو "عبدی" و "اُمتی" کہ میرے غلام یا میری لونڈی بلکہ کہو میرے نوجوان اور غلاموں کو بھی کہا کہ مالک کو میرا رب مت کہو "میرا سید" یا میرا مولا" کہو۔ ان الفاظ میں محبت اور الفت کی جانب اشارہ مقصود ہے۔ وہ لفظ جن سے غلامی کی بو آتی اور جن سے وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو سکتے ان الفاظ کو ترک کرنے کا ارشاد فرمایا اور یہ بھی فرمایا اپنے غلام کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ دو اور اگر ایسا کرو تو پھر اس کام میں اس کا ہاتھ بٹاؤ۔

ابو مسعودؓ کو ڈانٹ: ایک بار حضور ﷺ نے دیکھا کہ ابو مسعودؓ اپنے ایک غلام کو مار رہے ہیں۔ آپؐ نے وہیں سے آواز دی خبردار! ابو مسعود خبردار! ابو مسعودؓ نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرکار دو عالم تھے۔ فوراً عرض کی یا رسولؐ اللہ میں نے اس غلام کو آزاد کیا۔ فرمایا اگر تم آزاد نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ چھوتی۔

غلام پر سختی کرو گے تو خدا سزا دے گا

ایک روز ایک صحابی آئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ میں دن میں کتنی بار اپنے غلام کو معاف کروں حضورؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا آپؐ نے پھر خاموشی اختیار کی۔ تیسری بار اس نے دریافت کیا تو فرمایا ستر بار۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام سے کس حد تک درگزر کرنے کا ارشاد ہے اور یہ اس سلوک کو درست کرنے کے لئے تھا کہ جو عرب اپنے غلاموں سے کرتے تھے۔ وہ ان کو جانوروں کی طرح داغ دیتے اور کوئی پرسان حال نہ ہوتا۔ اسلام کی تعلیم اور حضورؐ کے عملی سلوک کے نتیجہ میں ایک تو آزاد افراد کو غلام بنانے کی رسم بند ہوئی۔ دوئم جو غلام تھے ان سے حسن سلوک ہونا شروع ہوا۔ سوئم ان کی آزادی کے لئے ضوابط و قواعد مرتب ہوئے۔ جو جنگی اسیر تھے ان کی رہائی کے لئے خاص ہدایات دیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک مظلوم اور بے یار و مددگار طبقہ کو سوسائٹی میں آزاد افراد کے برابر حقوق ملے۔ اور یہ اعجاز تھا اسلامی تعلیم اور حضورؐ کے اسوہ حسنہ کا۔

ایک صحابی کے پاس دو غلام تھے جن سے ان کو بہت شکوہ تھا وہ انہیں برا بھلا کہتے رہتے اور زدو کوب کرتے لیکن وہ غلام بھی کچھ غیر تربیت یافتہ تھے باز نہ آتے۔ اس صحابی نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا علاج دریافت کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تمہاری سزا ان کے قصور کے برابر ہوئی تو فبہا۔ اور اگر سزا ان کے قصور سے زائد ہو گی تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس کے مطابق سزا دے گا۔ یہ سن کر وہ صحابی زار زار رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! آپ گواہ رہیں میں نے ان کو آزاد کر دیا ہے۔

لوگ اپنے غلاموں کا بیاہ کر دیتے اور جب چاہتے ان میں تفریق کرا دیتے۔ گویا ان بیچاروں کا کوئی حق ہی نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی نے جب ایسا ہی کیا تو غلام نے حضورؐ کے پاس آ کر شکایت کی۔ حضورؐ نے لوگوں کو ارشاد فرمایا اور منبر پر چڑھ کر اعلان فرمایا کہ لوگ غلاموں کا نکاح کر کے پھر ان میں تفریق کرانا چاہتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ نکاح و طلاق کا حق مالک کو نہیں شوہر کو ہے۔

اسلام کی تعلیم اور حضورؐ کی تربیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ غلاموں کو اسلامی سوسائٹی میں آزاد افراد کے برابر درجہ ملا۔ غلام زیدؓ کی شادی حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے ہوئی۔ غلام استاد بنے اور آزاد افراد نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے۔ غلام عطا ابن رباح حدیث اور فقہ کے امام ہوئے۔ ابن سیرین علم تعبیر الرؤیا میں یکتائے زمانہ ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق تاریخ کے استاد ہوئے اور حبشہ کے غلام بلالؓ کا تو یہ مقام تھا کہ جس شخص کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ بھی لرزاں تھے میری مراد سیدنا حضرت عمر فاروقؓ سے ہے وہ بلالؓ کو آتا دیکھتے تو فرماتے ہمارا آقا بلالؓ آیا۔ ہمارا آقا بلالؓ آیا۔

ایک اچھی بات

جو خدا سے مانگتا نہیں اس پر خدا ناراض ہوتا ہے۔

آخر ایک نہ ایک دن دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروا نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی قادیان میں آمد

ان دنوں دلی کے مشہور عالی قدر سادات خاندان کے چشم وچراغ شہرہ آفاق صوفی مرتاض خواجہ درد رحمتہ اللہ علیہ کے نبیرہ اور ان کے روحانی کمالات کی یادگار ایک بزرگ جن کا اسم گرامی میر ناصر نواب تھا امرتسر سے منتقل ہونے کے بعد قادیان کے نزدیک موضع تتلہ میں نہر کے اوورسیر کی حیثیت سے متعین ہوئے۔ انہیں تبلیغ اسلام کا بڑا جوش تھا۔ ان کے دست مبارک پر اکتوبر 1874ء کو سٹھیالی کا ایک ہندو جنسی دھر حلقہ بگوش اسلام ہوا جس کا نام عبدالحق رکھا گیا۔

ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب سے تعارف ہوا۔ ایک دفعہ حضرت میر صاحب کی زوجہ محترمہ کی طبیعت علیل ہو گئی تو مرزا غلام قادر صاحب نے اپنے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے طبی مشورے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ چنانچہ حضرت میر صاحب پہلی مرتبہ قادیان آئے۔ یہ اندازاً 1876ء کے اوائل کا واقعہ ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے حرم محترم کی روایت ہے کہ مجھے ڈولے میں بٹھا کر قادیان لایا گیا۔ جب میں یہاں آئی تو نیچے کی منزل میں مرزا غلام قادر صاحب مجلس لگائے بیٹھے تھے۔ اور کچھ لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے۔ اور ایک نیچے کی کوٹھڑی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک کھڑکی کے پاس بیٹھے (کلام الٰہی) پڑھ رہے تھے۔ میں نے گھر والیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ مرزا صاحب کا چھوٹا لڑکا ہے۔ اور بالکل ولی آدمی ہے۔ کلام الٰہی ہی پڑھتا رہتا ہے۔ اوپر کی منزل میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب تھے۔ انہوں نے میری نبض دیکھی اور ایک نسخہ لکھ دیا۔ اور پھر میر صاحب کے ساتھ دلی جانے اور وہاں حکیم محمد شریف صاحب سے علم طب سیکھنے کا ذکر کرتے رہے۔ انہوں نے حضرت میر صاحب کو قادیان میں اور ٹھہرنے کے لئے کہا۔ مگر ہم نہیں ٹھہر سکے کیونکہ نصرت جہاں بیگم کو اکیلا چھوڑ آئے تھے۔

حضرت میر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کی قادیان میں یہ پہلی آمد تھی۔ جو قریباً 1876ء کے اوائل میں ہوئی لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلقات کا آغاز غالباً اگلے سال 1877ء کے بعد ہوا جبکہ حضرت میر صاحب کے اہل و عیال قادیان میں رہائش پذیر ہوئے۔ چنانچہ آپ کے حرم کا بیان ہے کہ اس کے بعد جب دوسری دفعہ قادیان آئی تو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب فوت ہو چکے تھے اور ان کی برسی کا دن تھا جو قدیم رسوم کے مطابق منائی جا رہی تھی چنانچہ ہمارے گھر بھی بہت سا کھانا وغیرہ آیا تھا۔

اس دفعہ مرزا غلام قادر صاحب نے میر صاحب سے کہا کہ آپ تتلہ (قادیان کے قریب ایک گاؤں) میں رہتے ہیں جہاں آپ کو تکلیف ہوتی ہو گی اور وہ گاؤں بھی بدمعاش لوگوں کا گاؤں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں ہمارے مکان میں آجائیں۔ میں گورداسپور رہتا ہوں اور غلام احمد بھی گھر میں بہت کم آتا ہے۔ اس لئے آپ کو پردہ وغیرہ کی تکلیف نہیں ہو گی۔ چنانچہ میر صاحب مان گئے اور ہم یہاں آکر رہنے لگے۔ غالباً اسی دوران میں حضرت میر صاحب کی مرزا غلام قادر کے ذریعے سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیان کے مطابق یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت صاحب براہین احمدیہ لکھ رہے تھے۔ حضرت میر صاحب کے زیادہ مراسم گو آپ کے بڑے بھائی سے تھے لیکن ابتدائی ملاقات ہی سے آپ کے دل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقویٰ شعاری عبادت و ریاضت اور گوشہ نشینی نقش ہو گئی۔ اس کا کبھی کبھی گھر میں آکر اظہار کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ مرزا غلام قادر کا چھوٹا بھائی بہت نیک اور متقی ہے۔ چند ماہ بعد ان کی تبدیلی قادیان سے لاہور میں ہو گئی کہ وہ چند روز کے لئے اپنے اہل خانہ کو حضرت صاحب کے مشورے کے مطابق احتراماً آپ ہی کے ہاں چھوڑ گئے۔ اور جب وہاں مکان کا بندوبست ہو گیا تو پھر انہیں لے گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے گھر والوں سے سنا کہ جب تک میرے گھر کے لوگ مرزا صاحب کے گھر پر رہے۔ مرزا صاحب کبھی گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ بلکہ باہر کے مکان میں رہے۔ اس قدر ان کو میری عزت کا خیال تھا۔

وہ بھی عجیب وقت تھا۔ حضرت صاحب گوشہ نشین تھے۔ عبادت اور تصنیف میں مصروف رہتے تھے۔ لالہ شرم پت اور ملاوامل کبھی کبھی حضرت صاحب کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب کے کشف سنا کرتے تھے۔ بلکہ کئی کشوف کے پورے ہونے کے گواہ بھی تھے۔ اس وقت یہ بچے اور نرم دل تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 158)

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بھلا کام اس طرح پر کیا جاوے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا ہے۔ اگر نیکی کرے مگر نہ اس طرح جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے وہ راہ صواب نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

تعارف

دی لائٹ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ نے اپنے ادارے کی طرف سے ایک نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور تصاویر سے مزین رسالہ شائع کیا ہے۔ اس رسالے کی اشاعت کے لئے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے طلباء کے لئے دعا اور نصیحت کے سلسلے میں فرمایا:-

"میں دعا کرتا ہوں کہ بچوں کے اندر اعلیٰ کردار پیدا ہو۔ دنیا کو فتح کرنے والا کردار۔ احساس کمتری ان کے دل سے بالکل مٹ جائے ان کو یہ بھی پتہ ہو کہ وہ دنیا کے رہنما بننے والے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ خدا سے دعائیں کریں۔ بچپن سے ہی اپنے رب سے مانگنا سیکھیں آپ کی یہ عمر اپنے رب سے محبت کرنے کی عمر ہے۔ پس اپنے رب سے پیار کرنا شروع کر دیں۔ اپنی زبان کو پاک رکھیں اپنے دل کو پاک رکھیں۔ پاک زبان رکھنا اپنی ذات میں ایک نعمت ہے۔ سچ کو شعار بنائیں۔ جھوٹے مذاق بھی نہ کریں۔

محترم چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے پیغام میں کہا:-

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہمیں اکیڈمی کا پہلا میگزین شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ہم سے راضی رہے۔ آمین۔ آپ اپنی بابرکت روایات سے آگاہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان کے مطابق اپنی زندگیاں گذاریں گے۔ تعلیم اور اخلاق کے میدان میں اس قدر ترقی کریں کہ آپ کی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ اس ادارے کا نام بھی روشن ہو۔ اصل اور حقیقی مقصد تعلیم یہ ہے کہ آپ اس کے ذریعے اپنے پیدا کرنے والے رب کے عرفان کو حاصل کریں ہمیشہ طالب علم رہیں۔ علم کی پیاس زندگی کے آخری سانس تک ساتھ رہنی چاہئے۔

یاد رکھیں کہ آپ اسی صورت میں کامیاب انسان بننے کے لائق ہوں گے جب آپ عظیم کردار کے مالک بنیں۔ انسان کا کردار کبھی نہیں مرتا اس کی حفاظت کریں۔ نظم و ضبط کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ منظم قومیں ہی دنیا میں باوقار انداز میں زندہ رہتی ہیں اور عظیم الشان انقلابات برپا کرتی ہیں آپ کا ایک روشن مستقبل ہے پس اللہ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے علم حاصل کریں۔

اس ادارے کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر روحانی اخلاقی اور علمی تعلیمات سے آپ مزین ہوں۔ اور نظم و ضبط قائم رکھتے ہوئے اس کے حصول کے لئے جدوجہد کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ آپ تک اس پیغام کو پہنچانے میں مددگار ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم پرنسپل صاحب محمد خالد گورایا نے اپنے پیغام میں کہا:-

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ امسال ہمیں نصرت جہاں اکیڈمی کے لئے پہلے میگزین "The Light" کو شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) مجھے خوشی ہے کہ بہت سے طلباء نے خاص دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میگزین کے لئے مضامین اقوال زریں اور لطائف وغیرہ ہمیں بھیجے۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے ادارے میں اکثریت ایسے باصلاحیت طلباء کی ہے کہ وہ بہت سے موضوعات پر اور بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ شمارے کے لئے ہمیں اتنے مضامین موصول ہوں گے کہ ہمارے لئے ان میں سے انتخاب مشکل ہو جائے گا۔

یاد رکھیں کہ طالب علمی کا زمانہ زندگی کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ انسان اس وقت جو حاصل کر لیتا ہے وہ ہمیشہ کام آتا ہے۔ پس لگن اور محنت سے اپنا مستقبل سنواریں۔ آئندہ کے لئے جو بھی شعبہ چننا ہے اس کا فیصلہ ابھی سے کر لیں۔ اور کمر بستہ ہو جائیں۔ وقت کی رفتار بہت تیز ہے۔ اپنے قدم اس کے ساتھ ملائیں کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھیں گے۔

اس پاکیزہ ادارے کا آپ پر حق ہے کہ اپنے کردار اور عمل سے اس کا نام روشن کریں۔ ضروری ہے کہ محنت ہمت اور لگن سے علم حاصل کریں۔ آج کی محنت آنے والوں دنوں میں آپ کو میٹھے پھل عطا کرے گی۔ اپنے والدین کی حسین خواہشات کو پورا کریں۔ محنت کر کے علم بھی حاصل کریں اور اچھا انسان بننے کی بھی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس لئے علم کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہر دو میدانوں میں اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ہمارے اور اپنے والدین کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(وکالت وقف نو)

واقفینِ نو کو کس قسم کی کہانیاں اور لٹریچر پڑھایا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

"ان کی تعلیم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے- ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے اس سلسلے میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہئے- لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیش نظر رکھنا ہو گا- اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہئے جس سے وہ بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے- مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں- اور ایک عمر میں جا کر ان کو ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہئے لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بداثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہئے خواہ نمونے کے طور پر ایک آدھ کہانی انہیں پڑھا بھی دی جائے- بعض بچے (Detective Stories) یعنی جاسوسی کہانیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں- لیکن اگر انہیں اسی قسم کی لغو جاسوسی کہانیاں پڑھائی جائیں جیسے آجکل پاکستان میں رائج ہے- اور بعض مصنف بچوں میں غیر معمولی شہرت اختیار کر چکے ہیں جاسوسی کہانیوں کے مصنف کے طور پر تو بجائے اس کے ان کا ذہن تیز ہو ان کی استدلال کی طاقتیں صیقل ہو جائیں اور زیادہ پہلے سے بڑھ کر ان میں استدلال کی قوت چمکے وہ ایسے جاہلانہ جاسوسی تصورات میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جس کا نتیجہ عقل کے ماؤف ہونے کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا- شرلک ہومز کو تمام دنیا میں جو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی ہے وہ بھی تو جاسوسی ناول لکھنے والا انسان تھا لیکن اس کی جاسوسی کہانیاں دنیا کی اتنی زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں کہ آج تک کسی دوسرے مصنف کی اس طرز کی کہانیاں دوسری زبانوں میں اس طرح ترجمہ نہیں کی گئیں- جس طرح شیکسپیئر کے نام پر انگریز قوم کو فخر ہے- اس طرح اس جاسوسی ناول نگار کے نام پر بھی انگریز قوم فخر کرتی ہے یہ محض اس لئے ہے کہ اس کے استدلال میں معقولیت تھی اگرچہ کہانیاں فرضی تھیں- اس لئے اس قسم کی جاسوسی کہانیاں بچوں کو ضرور پڑھائی جائیں جن سے استدلال کی قوتیں تیز ہوں لیکن احمقانہ جاسوسی کہانیاں تو استدلال کی قوتوں کو پہلے سے تیز کرنے کی بجائے ماؤف کرتی ہیں- اسی طرح ایک رواج ہندوستان میں اور پاکستان میں آج کل بہت بڑھ رہا ہے- اور وہ بچوں کو دیو مالائی کہانیاں پڑھانے کا رواج ہے- اور ہندوستان کی دیو مالائی کہانیوں میں اس قسم کے لغو تصورات بکثرت ملتے ہیں جو بچے کو بھوتوں اور جادو کا قائل کریں اور اس قسم کے تصورات اس کے دل میں جاگزیں کریں- کہ گویا سانپ ایک عمر میں جا کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ دنیا کے ہر جانور کا روپ دھار لے اور اسی طرح جادوگرنیاں اور ڈائنیں انسانی زندگی میں ایک گہرا کردار ادا کرتی ہیں- یہ سارے فرضی قصے اگر بڑا پڑھے تو جانتا ہے کہ یہ محض دل بہلاوے کی من گھڑت کہانیاں ہیں لیکن جب بچہ پڑھتا ہے تو ہمیشہ کے لئے اس کے دل پہ بعض اثرات قائم ہو جاتے ہیں- جو بچہ ایک دفعہ ان کہانیوں کے اثر سے ڈرپوک ہو جائے اور اندھیرے اور انہونی چیزوں سے خوف کھانے لگے پھر تمام عمر اس کی یہ کمزوری دور نہیں کی جاسکتی- بعض لوگ بچپن کے خوف اپنے بڑھاپے تک لے جاتے ہیں- اس لئے کہانیوں میں بھی ایسی کہانیوں کو ترجیح دینا ضروری ہے جن سے کردار میں عظمت پیدا ہو' حقیقت پسندی پیدا ہو' بہادری پیدا ہو- دیگر انسانی اخلاق میں سے بعض نمایاں کر کے پیش کئے گئے ہیں- ایسی کہانیاں خواہ جانوروں کی زبان میں بھی پیش کی جائیں وہ نقصان کی بجائے فائدہ ہی دیتی ہیں عربی کہانیاں لکھنے والوں میں یہ رجحان پایا جاتا تھا کہ وہ جانوروں کی کہانیوں کی صورت میں بہت سے اخلاقی سبق دیتے تھے اور الف لیلیٰ کے جو قصے تمام دنیا میں مشہور ہوئے ہیں ان میں اگرچہ بعض بہت گندی کہانیاں بھی شامل ہیں لیکن ان کے پس پردہ روح یہی تھی کہ مختلف قصوں کے ذریعہ بعض انسانی اخلاق کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے مثلاً یہ قصہ کہ ایک بادشاہ نے اپنی ملکہ کو ایک کتے کی طرح باندھ کر ایک جگہ رکھا ہوا تھا اور جانوروں کی طرح اس سے سلوک کیا جارہا تھا اور کتے کو بڑے اہتمام کے ساتھ معزز انسانوں کی طرح محلات میں بٹھایا گیا تھا اور اس کی خدمت پر نوکر مامور تھے- یہ قصہ ظاہر ہے کہ بالکل فرضی ہے لیکن جو اعلیٰ خلق پیش کرنا مقصود تھا وہ یہ تھا کہ کتا مالک کا وفادار تھا اور ملکہ دغاباز اور احسان فراموش تھی- پس ایسی کہانیاں پڑھ کر بچہ کبھی یہ سبق نہیں لیتا کہ بیوی پر ظلم کرنا چاہئے بلکہ یہ سبق لیتا ہے کہ انسان کو دوسرے انسان کا وفادار اور احسان مند رہنا چاہئے- اسی طرح مولانا روم کی مثنوی بعض کہانیاں ایسی بھی پیش کرتی ہے جو پڑھ کر بعض انسان سمجھتے ہیں کہ یہ کیسے مولانا ہیں جو اتنی گندی کہانیاں بھی اپنی مثنوی میں شامل کئے ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر انسان یہ سمجھتا ہے کہ ان کی ساری توجہ جنسیات کی طرف ہے اور اس کے باہر یہ سوچ بھی نہیں سکتے- چنانچہ ایک دفعہ لاہور کے ایک معزز غیر احمدی سیاستدان نے مجھے مولانا روم کی مثنوی پیش کی جس میں جگہ جگہ نشان لگائے ہوئے تھے اور ساتھ یہ کہا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ انسان تھا یہ اتنا بڑا مرتبہ تھا ایسا بڑا فلسفی تھا' ایسا صوفی تھا لیکن یہ واقعات آپ پڑھیں اور مجھے بتائیں- کہ کوئی شریف انسان یہ برداشت کرے گا کہ اس کی بہو بیٹیاں ان کہانیوں کو پڑھیں چنانچہ جب میں نے ان حصوں کو خصوصیت سے پڑھا تو یہ معلوم ہوا کہ نتیجہ نکالنے میں اس دوست نے غلطی کی ہے- یہ کہانیاں جنسیات سے ہی تعلق رکھتی تھیں لیکن ان کا آخری نتیجہ ایسا تھا کہ انسان کو جنسی بے راہ روی سے سخت متنفر کر دیتا تھا اور انجام ایسا تھا جس سے جنسی جذبات کو انگیخت ہونے کی بجائے پاکیزگی کی طرف انسانی ذہن مائل ہوتا تھا- پس یہ تو اس وقت میرا مقصد نہیں کہ تفصیل سے لٹریچر کی مختلف قسموں پر تبصرہ کروں- یہ چند مثالیں اس لئے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بداثرات بعض موت تک ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت ہی شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور بعض انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں-

(خطبہ فرمودہ 17- فروری 1989ء)

حسن آرا منیر

دوش بدوش

اپنی کتاب دوش بدوش میں حسن آرا منیر مزید کہتی ہیں:-

بیت نور فرانکفورٹ جرمنی گو اس بیت کے لئے چندہ کی تحریک خالصۃ "عورتوں کے لئے نہیں تھی تاہم احمدی مستورات اپنی گذشتہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس تحریک میں جوش و خروش سے شامل ہوئیں اور خواتین جماعت احمدیہ و لجنات اماء اللہ نے اپنے اخراجات کم کر کے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا- 12- ستمبر 1959ء کو اس بیت کا افتتاح عمل میں آیا-

بیت محمود زیورچ (سوئٹزرلینڈ) اس بیت کی تعمیر میں بھی مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی حصہ ہے- اس بیت کا سنگ بنیاد 25- اگست 1962ء کو خاتون مبارکہ حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے دست مبارک سے رکھا- آٹھ نومبر 1965ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا وصال ہو گیا-

وہ عظیم انسان جس کا آنا بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب تھا- جس کے سر پر خدا کا سایہ تھا- جو جلد جلد بڑھا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی- جس سے قوموں نے برکت پائی جو سخت ذہین اور فہیم تھا- 51 سال تک جماعت کی بے مثال قیادت کرتا رہا اور جماعت کی کشتی کو حوادثات اور طوفان سے بچاتا ہوا کنارے کی طرف لے آیا- اس نے اپنے پیچھے مضبوط بنیادوں پر استوار ایسی جماعت چھوڑی جس کو مٹانے کے لئے دنیا کی ساری طاقتیں بھی مجتمع ہو جائیں تو ناکام رہیں گی-

فضل عمر فاؤنڈیشن حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد کی تکمیل میں 19- دسمبر 1965ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے بے مثال کارناموں اور ان گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر 25 لاکھ کا ایک فنڈ قائم کرنے کے لئے تحریک پیش کی جس کا نام فضل عمر فاؤنڈیشن رکھا گیا- جماعت نے تھوڑے ہی عرصہ میں دیگر جماعتی چندوں کے ساتھ ساتھ اس فنڈ میں بھی 34 لاکھ روپے پیش کر دیے- جماعت کی عورتوں نے بھی حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ اپنی محبت کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور مالی قربانی کے ایسے ایسے نمونے پیش کیے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی- اس فنڈ میں سے جو آمد ہوتی ہے وہ غلبہ دین حق کے ان عظیم الشان کاموں کی تکمیل پر خرچ کی جاتی ہے جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے جاری فرمائے-

وقف جدید دفتر اول وقف جدید کی تحریک کو حضرت امام جماعت الثانی نے 1958ء میں جاری فرمائی تھی اس تحریک کا مقصد ملک کے اندر دیہاتی علاقوں میں دین حق کی تعلیم و تربیت تھا- حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس تحریک کو جماعت کے بچوں یعنی اطفال و ناصرات کے سامنے پیش کیا اور خواہش کی کہ احمدی بچے کم از کم پچاس ہزار روپیہ اس تحریک میں جمع کریں- سات اکتوبر 1966ء کو یہ تحریک پیش کی گئی اور فرمایا کہ جماعت کا ہر بچہ اس تحریک میں کم از کم پچاس پیسے ماہوار چندہ دے-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات- واقعات شخصیات

کشمیریوں کی ایک اور اخلاقی فتح

بھارت کے چیف الیکشن کمشنر نے مقبوضہ کشمیر کے دورے کے بعد اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرانے کے لئے سازگار فضا موجود نہیں ہے- انہوں نے قطعیت کے ساتھ کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات نہیں ہو سکتے- بھارتی چیف الیکشن کمشنر چند دن قبل سری نگر آئے تھے جہاں انہوں نے ریاستی صورت حال کا جائزہ لیا- اور تفصیلی غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ (سات لاکھ بھارتی فوج کی موجودگی کے باوجود) مقبوضہ وادی میں عام انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں-

چند ہفتے قبل بھارتی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں دسمبر میں عام انتخابات کرائے جائیں گے- لیکن بھارتی حکومت کی پوری کوشش کے باوجود بھارتی چیف الیکشن کمشنر کا یہ قطعی اور دوٹوک اعلان کشمیری حریت پسندوں کی ایک زبردست اخلاقی فتح ہے- اس سے دنیا پر یہ بات کھل کر واضح ہو گئی ہے کہ کشمیر میں حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی پوری طاقت اور قوت سے جاری ہے اور کشمیری مجاہد اب مکمل آزادی سے کم کسی بات پر رضامند نہ ہوں گے-

مقبوضہ وادی میں عرصہ چھ سال سے گورنر راج نافذ ہے جمہوری ادارے معطل ہیں- جمہوریت کی بجائے ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے- تازہ گورنر راج کی میعاد 16- جنوری 1996ء کو ختم ہونے والی ہے- اب اس میں مزید اضافے کے لئے حکومت کو پارلیمنٹ کی منظوری لینا پڑے گی-

بھارت نے عام انتخابات کا اعلان کیا تو کشمیری حریت پسندوں کی متحدہ تنظیم آل پارٹیز کانفرنس نے اس کو مسترد کر دیا- اس کے بعد بھارتی حکومت نے یہ کوشش کی کہ سابق کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو انتخابات میں حصہ لینے پر آمادہ کیا جائے- انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال بھانپ کر خود مختاری کی تجویز پیش کی- لیکن بھارت نے اسے قبول نہ کیا اور اشک اشوئی کے رنگ میں قدرے مزید خود مختاری کا اعلان کیا- لیکن ڈاکٹر فاروق عبداللہ اس پر رضامند نہ ہوئے- اس کے بعد الیکشن کی رہی سہی امیدیں بھی ختم ہو گئی تھیں- بھارت نے انتخابات کے انعقاد کے لئے انتخابی قواعد میں یہ ترمیم بھی کی کہ کسی امیدوار کی وفات کی صورت میں انتخابات ملتوی نہیں کئے جائیں گے- اس کی وجہ یہ تھی کہ مجاہدین کا یہ منصوبہ تھا ہر حلقے میں ایک آدھ امیدوار کو قتل کر کے اس حلقے میں انتخابات رکوا دیئے جائیں-

ان سب کوششوں کے باوجود انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں ہو سکا- بھارتی حکومت کو اب یہ بات جان لینی چاہئے کہ عالمی رائے عامہ پر بھی بھارت کے پروپیگنڈے کا پول کھل گیا ہے- اور اب کشمیریوں کی جدوجہد آزادی ضرور رنگ لائے گی- 40 ہزار سے زائد کشمیری حریت پسند گذشتہ 7 سال کے عرصے میں آزادی کی شمع پر قربان ہو چکے ہیں- آزادی حاصل کرنے کے لئے یہ ایسی لازوال قربانی ہے جو اللہ نے چاہا تو ایک دن ضرور رنگ لائے گی-

OOO

آک لینڈ دولت مشترکہ کانفرنس

نیوزی لینڈ کے دارالحکومت آک لینڈ میں دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس شروع ہو گئی ہے- اس سربراہ کانفرنس میں خاصی کم تعداد میں سربراہان شامل ہوئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس بین الاقوامی فورم کی سیاسی حیثیت اب ختم ہو چکی ہے- پاکستان کی نمائندگی بھی وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی بجائے صدر مملکت فاروق احمد لغاری کر رہے ہیں- یہ بات بھی بتا رہی ہے کہ پاکستان کے نزدیک اب اس کانفرنس کی زیادہ اہمیت نہیں رہی-

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے بعد غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس اور دولت مشترکہ کانفرنس اہم بین الاقوامی اجتماعات میں شمار ہوتی ہے- مگر ان دونوں بین الاقوامی اداروں کی اب وہ اہمیت نہیں رہی جو ماضی میں کسی وقت تھی- اب یہ محض سربراہان کی نشستند و گفتند و برخاستند بن کر رہ گئی ہے- عالمی حالات اب بدل چکے ہیں- اب دنیا میں صرف ایک ہی سپر پاور امریکہ ہے- اس کے بعد دوسری بڑی طاقت یورپین ملکوں کی برادری ہے- اب سوویت یونین کی شکل میں دوسرا بڑا سیاسی بلاک موجود نہیں رہا جس کی وجہ سے سرد جنگ کا دور ختم ہو چکا ہے- گویا کہ غیر جانبداری کا تصور ہی باقی نہیں رہا- ایسے میں برطانیہ کی سابق نو آبادیات کی کانفرنس بھی عالمی سطح پر اپنا اثر رسوخ کھو چکی ہے- عالمی سربراہوں کی عدم دلچسپی اس کا واضح اظہار ہے-

OOO

افغان مسئلہ کے حل میں اہم پیش رفت

افغانستان میں انتقال اقتدار کے لئے طالبان جنگجوؤں اور شوریٰ ہم آہنگی کے درمیانی مذاکرات آخری مراحل میں داخل ہو گئے ہیں- اور اب تک ہونے والے مذاکرت میں مختلف متنازعہ فیہ مسئلوں سمیت وزارت دفاع کے مسئلے پر بھی اتفاق رائے طے پا گیا ہے-

گذشتہ روز اسلام آباد میں میں طالبان جنگجوؤں کے نمائندوں اور شوریٰ ہم آہنگی کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں وزارت دفاع حزب اسلامی کے حکمت یار کو دینے کی بجائے ننگر ہار (جلال آباد) حکمران شوریٰ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- اور تمام فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ چونکہ ننگر ہار شوریٰ ایک غیر جانبدار قوت ہے- اس لئے وزارت دفاع کی نگرانی ننگر ہار شوریٰ کرے گی- تاہم ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ ننگر ہار شوریٰ کی طرف سے کون سا کمانڈر وزارت دفاع کے سربراہ کے طور پر کام کرے گا-

اس سلسلے میں ننگر ہار صوبے کے گورنر حاجی عبدالقدیر اسلام آباد سے واپس جلال آباد پہنچ گئے ہیں- اور وہاں اپنی شوریٰ کے اراکین سے صلاح و مشورہ کر رہے ہیں-

طالبان اور شوریٰ ہم آہنگی کے درمیان اب تک جتنے بھی مذاکرات ہوئے ہیں وہ وزارت دفاع کے مسئلے کی وجہ سے تعطل کا شکار ہو جاتے رہے ہیں- حزب اسلامی حکمت یار گروپ کا مطالبہ تھا کہ وزارت دفاع ان کے سپرد کر دی جائے گے- طالبان کا موقف اس لحاظ سے سب سے زیادہ سخت ہے- تاہم گذشتہ روز کی بات چیت میں اس مسئلے کو طے کر لیا گیا-

اب مستقبل کے صدر اور وزیراعظم کے ناموں پر اتفاق رائے ہو سکتا ہے- باخبر ذرائع کا خیال ہے کہ پروفیسر صبغت اللہ مجددی کو عبوری صدر نامزد کیا جا سکتا ہے-

وزیراعظم بے نظیر کے دورۂ ایران کے دوران دونوں ملکوں کے افغانستان میں مداخلت کے بارہ میں اتفاق رائے ہونے کی توقع ہے-

سردیوں کا موسم شروع ہو جانے کے بعد اب کابل پر حملہ کے امکانات کم ہو گئے ہیں- اس لئے اب کوششوں کا رخ پر امن انتقال کی طرف ہو گیا ہے-

افغانستان کے لئے قوام متحدہ کے خصوصی ایلچی محمود مسطیری کا یہ بیان کہ صدر ربانی اقتدار منتقل کرنے پر راضی ہو گئے ہیں- اسی صورت حال کی طرف اشارہ کرتا ہے- تاہم ابھی تک بعض دیگر افغان تنظیموں کی طرف سے صورت حال پر اتفاق نہیں کیا جا رہا-

OOO

افغان عوام کی حالت زار

افغانستان میں 1979ء میں روس نے اپنی فوجیں داخل کر دی تھیں اس کے بعد سے خانہ جنگی کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس کے مطابق افغان عوام آج عرصہ 16 سال سے شدید مشکلات اور تکالیف کی زندگی گزار رہے ہیں- سابق سوویت یونین کی افواج 1990ء میں واپس چلی گئی تھیں لیکن امن اب بھی قائم نہ ہو سکا-

افغانستان کے بارے میں اقوام متحدہ کے ایک تازہ جائزے میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پر جاری شدہ خانہ جنگی کے نتیجے میں وہاں کے عوام انسانی حقوق سے محروم ہو گئے ہیں- اقوام متحدہ کے ایک خصوصی نمائندے نے اپنے ایک سروے کے بعد کہا ہے کہ افغان عوام شدید مصائب کا شکار ہیں- قتل اور اغوا جیسے واقعات روز کا معمول بن چکے ہیں- انسانی خون شاید سب سے زیادہ سستا ہو چکا ہے- ہر طرف تباہی اور بربادی ہو رہی ہے- ملک میں لوگوں کو بنیادی انسانی حقوق حاصل نہیں ہے- وہ آزادانہ زندگی نہیں بسر کر رہے- وہ غیر انسانی حالات سے دو چار ہیں- وہاں جنگ کے قوانین اور ضابطوں کی شدید خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں- رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لڑائی کی وجہ سے افغانستان کے عوام پانی خوراک اور صحت صفائی کی سہولتوں سے محروم ہو چکے ہیں-

---

تانسو چیلر پھر وزیراعظم

ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں کنزرویٹو وزیراعظم تانسو چیلر نے نہایت آسانی کے ساتھ اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا- اس سے پہلے انہوں نے استعفیٰ دے کے انتخابات کروا دیئے تھے- اب انہوں نے نئے اتحاد قائم کئے ہیں جن میں دوسری بڑی پارٹیوں میں سے سوشل ڈیموکریٹ شامل ہیں- اور اس طرح انہوں نے اپنی اس شکست کا بدلہ لے لیا ہے جو اس سے پہلی پارلیمنٹ میں ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی تھی- پارلیمنٹ کے سپیکر عصمت سیز جن نے کہا کہ 171 کے مقابلہ میں پرائم منسٹر نے 243 ووٹ حاصل کئے- انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ترکی کی یہ 52ویں حکومت ہے- جسے اعتماد کا ووٹ ملا ہے- اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک کی یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے اسی طرح جمہوریت اور پارلیمانی نظام کی بھی- یہ بات وزیراعظم نے اعتماد کا ووٹ لینے کے بعد کہی- کہتے ہیں کہ اس مختصری تقریر کے بعد انہوں نے سوشل ڈیموکریٹس کے لیڈر روتز ڈیکل سے ہاتھ ملائے- اس سے قبل وہ وزیراعظم کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے- پہلے جب وہ اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکی تھیں تو بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ اب وہ کبھی وزیراعظم نہ بن سکیں گی- لیکن انتخابات کے بعد جو اتحاد بنے ان کی وجہ سے وہ پھر وزیراعظم بن گئیں-

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا قدوس احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا ایک سکوٹر کے ساتھ Accident ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور اپریشن ہوا ہے اور اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محمد شفیع صاحب دار النصر غربی ربوہ کے مثانہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاعطا فرمائے۔

○ قانتہ سلیم صاحبہ آف لاہور اہلیہ مکرم سلیم احمد مبشر صاحب شدید بیمار ہیں اور بغرض علاج بیرون ملک لے جانے کا ارادہ ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ناصرہ حنیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کا رسولی کا آپریشن مورخہ 95-11-6 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپریشن کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ کشور سلطانہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الرحیم بھٹہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ بورے والا' طویل علالت کے بعد 2- نومبر 1995ء کو بعمر 63 سال انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ شام چار بجے فہیم احمد صاحب خادم مربی سلسلہ مقیم بورے والا نے پڑھایا' تدفین مقامی قبرستان جماعت احمدیہ بورے والا میں ساڑھے پانچ بجے شام عمل میں آئی۔

احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بشیر چغتائی صاحب بقضائے الہی 3- نومبر 1995ء کو اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں محترم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے جنازہ پڑھایا اور محترم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ شیخ نیاز محمد صاحب (وفات یافتہ) انسپکٹر پولیس کی صاحبزادی اور بابو روشن دین صاحب آف سیالکوٹ جو حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے۔ کی بہو تھیں انتہائی نیک تھیں۔ مسلسل مختلف عہدوں پر فائز ہو کر لجنہ اماء اللہ کے تحت جماعتی خدمات سرانجام دیں۔

ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

قرارداد تعزیت

○ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ 22- ستمبر 1995ء بروز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید ناصر ارتضٰی علی صاحب کی وفات پر جو مورخہ 95-9-18 کو مختصر علالت کے بعد اسلام آباد میں ہوئی۔ دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر 71 برس تھی۔ آپ انتہائی نیک۔ دعاگو۔ مخلص اور خاموش کارکن تھے اور ایک لمبے عرصے سے اسلام آباد میں سیکرٹری امور خارجہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اس سے پہلے کراچی میں بھی لمبا عرصہ جماعتی خدمات میں گزارا۔

آپ موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز آپ کی بیگم صاحبہ اور بچوں کو اور جملہ اراکین خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں جملہ اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد

تعلیم الاسلام کالج کی 22- ویں سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ

○ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی 22- ویں سالانہ نیشنل کیڈٹ کور پاسنگ آؤٹ پریڈ کی پروقار تقریب میں ایک سو پچاس سے زائد کیڈٹس نے بہترین مارچ پاسٹ اور ٹرن اوٹ کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی پروفیسر ایم اے مسعود چوہدری پرنسپل کالج نے پرعزم اور چاک و چوبند کیڈٹوں کو عسکری ٹریننگ مکمل کرنے پر مبارک باد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ تربیت انہیں عملی زندگی میں نمایاں کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کا باعث بنے گی۔ آپ نے کہا کہ دفاع وطن اور قومی سلامتی کے فرض کو ادا کرنے کے قابل بنانے میں یہ فوجی تربیت اتنی اہم اور بنیادی افادیت رکھتی ہے کہ اسے تمام طلباء کے لئے لازمی قرار دے کر بیس (20) اضافی نمبروں کے "لالی پوپ" کو ختم کر دینا چاہئے۔ علاوہ ازیں پروفیسر مسعود چوہدری نے ملکی دفاع کو مضبوط و موثر بنانے کے لئے یہ مفید تجویز پیش کی کہ پینتیس سال کی عمر تک تمام شہریوں کو بنیادی عسکری تربیت دے کر قومی و ملکی ڈیفنس کی افرادی قوت کی ضروریات میں وطن عزیز کو خود کفیل ملک میں تبدیل کر دینا چاہئے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ ایم فل و پی ایچ ڈی (مالیکولر بیالوجی)

○ پنجاب یونیورسٹی میں قائم نیشنل سینٹر آف ایکسیلنس (Excellence) مالیکولر بیالوجی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

شرائط داخلہ (1) کیمسٹری' بائیو کیمسٹری' زوآلوجی' باٹنی' بیالوجی' جنیٹکس (Genetics)' مائیکرو بیالوجی' پلانٹ بریڈنگ میں ایم ایس سی کرنے والے طلبہ داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

(2) تعلیمی کیرئیر میں کم از کم دو فرسٹ ڈویژن ہوں۔ اور کسی میں بھی تھرڈ ڈویژن نہ ہو۔

(3) مالیکولر بیالوجی میں تدریس اور تحقیق کی طرف میلان ہو۔

(4) 31 دسمبر 1995ء تک زیادہ سے زیادہ عمر (30) سال ہو۔

(5) داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان اور اس کے بعد انٹرویو ہوگا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 نومبر 1995ء مقرر ہے۔

(نوٹ احمدی طلبہ مزید معلومات اور راہنمائی کے لئے فوری نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔) تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 24- اکتوبر 95ء ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) نے انجینئرنگ کے مختلف شعبہ جات میں M.S اور Ph.D میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مضامین کی فہرست اس طرح سے ہے۔

1- ٹرانسپورٹ انجینئرنگ Ms/Ph.D
2- ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ Ms/Ph.D
3- کمپیوٹر سائنس Ms
4- الیکٹریکل انجینئرنگ Ms/ph.D
5- میکینکل انجینئرنگ Ms/Ph.D
6- ماحولیاتی انجینئرنگ Ms/Ph.D (Environmental)

پراسپکٹس ادارہ سے 250 روپے کے عوض حاصل کیا جاسکتا ہے اور ڈاک کے ذریعہ 280 روپے کا منی آرڈر یا ڈرافٹ Nust کے نام ارسال کر کے منگوایا جاسکتا ہے پراسپکٹس و داخلہ فارمز 15- دسمبر 95ء تک دفتر سے مل سکیں گے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- جنوری 95ء ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ Nation/Dawn مورخہ 95-11-4 ملاحظہ کریں۔

پتہ برائے خط و کتابت یہ ہے۔

Registrar's Office Nust
57 Margalla Road (Near R.A.Bazar)
Phone 051-582985-583029
Fax : 051-585826

بقیہ صفحہ 1

سعید الفطرت کے لئے وہ تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتیں اور اس کو مزید انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں۔ اور شقی مضطرب ہو کر قلق کرتا ہے اور ناکام ہو کر خط علی اللہ کر بیٹھتا ہے۔ کامیابی پر وہ مبتلائی الشرک ہو جاتے ہیں اور ناکامی پر مایوس۔

(از خطبہ جنوری 1903ء)

بقیہ صفحہ 4

لئے فخر کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

اس میگزین کے سلسلے میں جو فہرست دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

نگران اعلیٰ محمد خالد گورایا۔ پرنسپل
مدیر منتظم عبد الحمید قریشی
مجلس ادارت۔ طاہر احمد نسیم چوہدری
وائس پرنسپل چوہدری محمد اقبال
طارق محمود سدھو
طارق اسلام
معاونین۔ نبیل احمد ورک
سید عبد السلام رضوان
وقاص احمد مانگٹ

یہ فہرست دی گئی ہے اردو سیکشن کے لئے انگریزی سیکشن میں
پیٹرن ان چیف۔ مسز خالدہ ہادی
ایڈیٹر ان چیف۔ سمیرہ

اس نہایت خوبصورت میگزین کی ادارت طباعت اور اشاعت کے لئے ہم نصرت جہاں اکیڈیمی کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ادارہ

بقیہ صفحہ 5

چنانچہ یہ تحریک اللہ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور ناصرات الاحمدیہ اس میں باقاعدگی سے حصہ لیتی ہیں۔ اور لاہور سے ہی ہر سال صرف ناصرات کا وقف جدید کا چندہ ہزاروں روپے کی صورت میں جمع ہو کر اسی مد میں جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن اقتدار پر قبضے کے لئے ایم کیو ایم کو اکسا رہی ہے۔ اور کراچی کے معاملے میں حکومت کی مدد کرنے کی بجائے دہشت گردوں کے حوصلے بلند کر رہی ہے۔ کشمیر بوسنیا اور دیگر قومی امور پر بھی حکومتی اقدامات پر تنقید کرتی رہتی ہے۔ انہوں نے کوٹری میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد صحافیوں سے غیر رسمی ملاقات میں کہا کہ کراچی سے دہشت گردی کا جلد خاتمہ کر کے امن بحال کر دیا جائے گا انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے مفاہمت کی ہماری پیشکش کا جواب نہیں دیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اپنے رابطہ عوام کے دورے میں ملتان پہنچے تو ان کا زبردست خیر مقدم کیا گیا۔ انہوں نے بہاولپور، لودھراں اور ملتان میں خطاب کیا۔ 12۔ کلومیٹر طویل راستے کے دونوں طرف عوام کے ہجوم جمع تھے۔ نوجوانوں نے جھومر اور علاقائی رقص پیش کئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اسیر لیڈر مسٹر شہباز شریف کا مزید چھ دن کا جسمانی ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔ ایف آئی اے کے حکام نے ان کو علی الصبح سوا پانچ بجے عدالت میں لیجانے کے لئے اٹھایا تو انہوں نے بے وقت عدالت جانے سے انکار کر دیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں ملتان کے گردونواح میں جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مجھے اقتدار کا نشہ ہوتا تو مشرقی پاکستان کی تاریخ دوہرا دیتا۔ نئے انتخابات کے بارے میں تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر اب بھی تبدیلی نہ آئی تو بے نظیر ملک کو لے ڈوبیں گی۔ میں نے اقتدار کی قربانی ملک کی بہتری کے لئے دی اب بھی ملک کو مستحکم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں۔ ہم نے ملک کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کے لئے کردار ادا نہ کیا تو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ انہوں نے کہا بے نظیر نے شیخ رشید کو سزا دلوا کر خسارے کا سودا کیا ہے۔ انہیں ایک ایک زیادتی کا حساب دینا پڑے گا۔ غریبوں کے چولہے بجھ رہے ہیں ان کی صدا جلد ہی آسمان تک پہنچنے والی ہے۔ اس سے پہلے کہ خدا کی گرفت آئے حکمران قاتل بجٹ واپس لے لیں۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیراعظم بنا تو عوام کو تیس دن کے اندر انصاف ملے گا۔ حکومت کے ساتھ نوابزادہ نصراللہ قاضی حسین احمد اور فضل الرحمن جیسے لوگ ہیں مگر نواز شریف کے ساتھ کروڑوں عوام ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ملکی صورت حال میں تبدیلی کے لئے اہم تجاویز پیش کی ہیں۔ اس کے مطابق ظالم کو تیس دن میں سزا دینے اور اقتصادی نظام میں، تبدیلی کے قوانین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تقرری کے بارے میں تمام ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستانی جمہوریت کے لئے مفاہمت کرنے کو تیار ہوں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اسیر رکن قومی اسمبلی شیخ رشید نے کہا ہے کہ اب یا کبھی نہیں، حکمرانوں پر آخری ضرب لگانے کا وقت آگیا ہے۔ مسٹر نواز شریف نے بہاولپور جیل میں اسیر مسلم لیگی رکن سے 45 منٹ تک ملاقات کی۔ یہ ملاقات علیحدگی میں ہوئی۔ شیخ رشید نے کہا کہ عوام کو پارلیمنٹ سے کوئی دلچسپی نہیں وہاں پرندے گھونسلے بنائیں گے۔ اور چنا جور گرم کی آوازیں آئیں گی۔ شیخ رشید نے مسٹر نواز شریف سے کہا کہ آلو 30 روپے کلو ہو گئے ہیں۔ آپ کی کال سے پہلے "کال" پڑ جائے گا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ترکی کی وزیراعظم مسز تانسو چیلر کو پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے اور دوبارہ وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد دی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد کا منفی کردار اور پالیسیاں جماعت اسلامی کے کارکنوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ 1993ء میں ان کے کردار کی بدولت پیپلز پارٹی کو اقتدار ملا۔ جس ادارے نے انہیں سینیٹر بنایا اسی کے کارکنوں کو چور اور ڈاکو کہنا افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد صاحب کا لب ولہجہ جماعت اسلامی کی سابق روایات اور کردار کے برعکس ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ میں کلرکوں کا کیس خود لڑوں گا۔ مطالبات پورے کروائے جائیں گے۔ وزیراعظم کو کلرکوں کے مطالبات پورے کرنے کے لئے قائل کروں گا۔ ایپکا کے نمائندوں نے وزیراعلیٰ سے ملاقات میں کہا کہ اگر کلرکوں کے مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو سروں پر کفن باندھ کر آ جائیں گے۔

○ ہائی کورٹ میں بجلی کے بلوں میں اضافہ کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران درخواست گزاروں کے وکلاء نے کہا کہ واپڈا سرچارج کوئی ٹیکس نہیں۔ یہ صوبائی معاملات میں مداخلت ہے۔ واپڈا کے وکیل نے کہا کہ واپڈا کو بجلی کی قیمت مقرر کرنے اور اس پر نظر ثانی کا اختیار حاصل ہے۔

○ کراچی میں پیکیج کی فوری تکمیل کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ خود اس پیکیج کی تکمیل کی نگرانی کریں گی۔ کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے پارٹی عہدیداروں کی نگرانی میں کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ مزید نیا پیکیج بھی لایا جائے گا۔

○ ہائی کورٹ میں واپڈا کیس کی سماعت کے دوران عدالت نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ "غیر ملکی قرضوں کے برابر رقم باہر منتقل کر دی گئی ہے اور پاکستان میں صرف اثاثے رہ گئے ہیں" عدالت نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ قرض لینا بری بات نہیں ہے اس کا غلط استعمال بری بات ہے۔

○ لاہور میں مسلم لیگی خواتین نے کم سن طالبات کے ہمراہ مہنگائی کے خلاف جلوس نکالا اور شاہراہ قائداعظم پر ٹریفک معطل کر دی۔ مظاہرین فیصل چوک میں دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ پولیس مظاہرین کی منت سماجت کرتی رہی۔

○ کراچی میں مسلح افراد نے عزیز آباد کے فٹ بال گراؤنڈ سے دس نوجوان کھلاڑیوں کو اغوا کر لیا۔ ان میں سے تین کو گوجر نالہ کے علاقے سے بازیاب کرا لیا گیا۔ ایک درجن سے زائد مسلح افراد جو گاڑیوں پر سوار تھے عزیز آباد کی فٹ بال گراؤنڈ پہنچے اور تمام کھلاڑیوں اور بعض تماشائیوں کو میدان کے وسط میں جمع کیا اور اسلحہ کے زور پر دس افراد کو اغوا کر کے ساتھ لے گئے۔

○ ساہیوال کے صرافہ بازار کو 15 ڈاکوؤں نے دن دہاڑے ناکہ بندی کر کے لوٹ لیا۔ دن کے دو بجے مسلح ڈاکوؤں نے سوڑی گلی کے تمام دروازوں پر مسلح ناکے لگا کر بازار خالی کرا لیا۔ دیگر دکانوں کے شٹر گرا کر دکانداروں کو اندر بند کر دیا۔ اور چار بڑی دکانوں پر حملہ آور ہو کر شیشے توڑ کر سونا اکٹھا کیا اور بازار میں کپڑا بچھا کر گٹھڑیاں باندھتے رہے۔ لوٹے گئے سونے کی مالیت 50 لاکھ سے ایک کروڑ کے درمیان بتائی جا رہی ہے۔ تاجروں نے بعد ازاں اس واقعے کے خلاف ہڑتال کر دی۔

○ عالمی سکواش چیمپئن جان شیر خان نے ساتویں بار ورلڈ اوپن سکواش چیمپئن شپ جیت کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس سے قبل چھ بار یہ چیمپئن شپ جیت کر سکواش کے افسانوی کھلاڑی جہانگیر خان نے عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ شام 6 بجے سے رات 10 تک بجلی کا استعمال کم کر دیں۔

○ گوجرانوالہ میں بینک لوٹنے کی کوشش میں بارلیش ڈاکو مارا گیا دو فرار ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر ربنیامین نے کہا ہے "قاضی چکرا گیا ہے۔ اسلام اور جہاد کے نام پر ہمیشہ ڈاکے مارے"۔ انہوں نے یہ بات امیر جماعت اسلامی کے مسلم لیگ کے خلاف بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بہن بھائی (بے نظیر اور مرتضیٰ بھٹو) کے اختلاف تیسرے فرد کی وجہ سے ہیں اسے بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اختلاف سیاسی بھی ہیں اور خاندانی بھی ہیں۔

○ سیالکوٹ میں ایک معروف تاجر کو تاوان کے لئے اغوا کر لیا گیا۔

○ جمعیت اہل حدیث کے علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کو ملی کونسل کا پلیٹ فارم سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے نہیں دیا جائے گا۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

قسم قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاولوں کی خرید و فروخت کا مرکز
شہاب رائس ڈپو
6/9/4 پٹ ور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ : 212464 فون: 051-252231
گھر ربوہ : 212463

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں صبح سویرے اٹھیں، ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ